

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَلُّوا خَلْفَكُمْ بَرُّ وَفَقْرٌ

المجرب والمتمم له رسالة عجالة حجة السيد الباقية على أصحاب المخاصمة والمباعدة

المسي

دَافِعُ الْفَسَادِ

مِنْ بَيِّنَاتِ دُجَا

مصنف

مولوی رحیم بخش صاحب مصنف سلسلہ کتب اسلام رحمہ اللہ

۳۲ ۱۳ ہجری

مُطَبَّعُ رِوَايَاتِهِ سَيِّدُ اقْبَحِ لَاهُ وَمُطْبُوعُ

طلاوة انبیاء و ائمہ کرام کی کتابیں محمد احمد بخش صاحب مصنف سلسلہ کتب اسلام رحمہ اللہ



وفا سق اور لعین کہا جاتا ہے اور کیوں مساجد بنائے جاتے ہیں اور کیوں باہم فساد اور منقہ  
 ہوتے ہیں کیا حنفی مذہب میں اب کوئی نئی شریعت پیدا ہو گئی ہے کیا ائمہ حدیث نے کوئی نئے  
 مسئلے کھڑے کیے ہیں کیا یہ مسائل مختلف فیہ آئین بالجہر یا ترک آئین بالجہر یا رضید بن یازیک  
 رفع یدین یا بسم اللہ بالجہر یا باخفا وغیرہ وغیرہ صحابہ و تابعین و تبع تابعین و ائمہ اربعہ اور انکو  
 شاگردان وغیرہ میں جاری و مستعمل نہ تھے یا اب ان کا نمونہ حرمین شریفین میں موجود نہیں  
 ہے کیا حضرات مذکور رحمہم اللہ ایک دوسرے کو کافر و فاسق وغیرہ کہتے تھے یا ایک دوسرے کو پیغمبر  
 نماز نہیں پڑھتے تھے یا مکروہ نظر سے دیکھتے تھے یا ایک دوسرے کے خیر خواہ و ہمدرد نہ تھے مثال  
 اللہ ہرگز کوئی بات نہ تھی اور نہ اب حرمین میں اسکا اثر ہی ہے صرف بعض متعصب ملاں ایک  
 دوسرے پر تسلط اور حکومت جمانے کے لیے عوام الناس کو بہکا کر اپنا مطلب لینے  
 میں اور رہے ہیں اسلام کو برباد کرتے ہیں اے مسجد دار مسلمانو ایسے ملاں تکو کبھی  
 سید براہ پر آنے نہ دینگے تم کو مناسب ہے کہ تم خود اپنے اسلام اور اپنی حالت کو سمجھاؤ  
 اور اپنے سچے پیغمبر کے ٹیک طریق کو اختیار کرو اور جس سلمان میں سنت جماعت کے  
 عقائد اور عمل پائے جائیں اسکے ساتھ اپنے نفس جیسی خیر خواہی کرو اور برادرانہ برتاؤ  
 اور رحم سے پیش آؤ اور ان میں کوئی جھگڑا نہ اٹھو دیکھو تو سکور رفع کرو اور ان میں صلح  
 کرادو کیونکہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلَحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ  
اتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ہر مومن سب باہم بہائی ہیں ان میں جھگڑا اور لڑائی چاہو  
 تو ان میں صلح اور صفائی کرادو اور اللہ سے ڈرو تو کہ تم رحم کیے جاؤ قال رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم الْمُؤْمِنُونَ مِنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّاسِ مِنَ الْجَسَدِ يَأْكُلُ الْمُؤْمِنُ  
بِأَهْلِ الْإِيمَانِ كَمَا يَأْكُلُ الْجَسَدُ فِي الرَّاسِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَكَذَا لِمَنْ يَأْتِيهِ فِرَاقٌ  
 حضرت سرور کائنات نے مومن کو مومنوں سے ایسی چسپان نسبت ہو جیسے جسم کو سر سے مومن  
 کو مومنوں کے مٹنا پڑا یا سرخ ہے جیسا جسم کو سر سے رویت کیا احمد بخ کو امام احمد بن حنبل

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

تَحْمَدٌ وَنُصَّیَّانَ عَلَی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ اِنَّا بَعْدَ یَسِیْرِ اِہْلِ اِسْلَامٍ بِرِیَایَاتِ کَیْہِ پوشیدہ نہیں کہ خدا تعالیٰ کو وحدہ لا شریک نہ جاننے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برحق بنی ملتے اور کتب سماوی اور ملکہ اور قیامت و عجزہ امور اعتقادات اہل سنت والجماعت برابیان لانے اور اقرار کرنے سے انسان مومن و مسلمان ہو جاتا ہے جیسا کتب عقائد و اصول سنت جماعت شرح عقائد و فقہ اکبر و عجزہ میں مصرح ہے اور یہی ہی سنت جماعت کا اتفاقی مسئلہ ہے کہ ایسے شخص کو کافر کہنا حرام ہے اور یہی ہی عقائد میں داخل ہے کہ ہر نیک و فاسق مسلمان کے پیچھے نماز جائز ہے اور جہانک سحر کیا گیا ہے اور دیکھا گیا ہو یہی معلوم ہوتا ہے کہ عقائد مذکورہ میں تمام مسلمان حنفی اور شافعی و صنبلی و مالکی و اہلحدیث مساوی و متحد خیال ہیں۔ صرف اہلحدیث اور اربعہ مذاہب کو لوگوں میں ائمہ اربعہ کے وجوب تقلید اور عدم وجوب میں اختلاف ہے سو ہمیں ہی اہلحدیث ہی کا اختلاف نہیں بلکہ محققین علماء اربعہ مذاہب کو بھی تقلید کے عدم وجوب کے بہت و قائل ہیں چنانچہ اسکی کچھ تفصیل بیان ہی ذکر ہوگی بلکہ اہلحدیث کا جس کسی مسئلہ میں کچھ اختلاف ہے ضرور بالضرور انکے ساتھ ائمہ اربعہ اور انکے اتباع سے بھی شامل ہیں پھر بات سمجھ میں نہیں آتی کہ حنفی کو اہلحدیث کے ساتھ اور اہلحدیث کو حنفی کے ساتھ کیوں عداوت ہے اور ایک دوسرے کو کیوں کافر و مرتد

فی الامانہ والا حلیۃ لقولہ بلانہ  
 یجوز الصلوۃ خلفہ مطلقاً قطعاً واثیرہ <sup>نکاح</sup>  
 ہیں اور آنحضرت سلم کے ارشاد خلف کل برہ فابریں  
 اشارہ ہو کہ دونوں شخص اہرت میں برابر ہیں ورنہ نیاز  
 ذکر کی کیا حاجت تھی کیونکہ نیک کو پیچھے نماز نہ رکھنا جائز ہے۔

نماز ہر ایک مومن نیک و بد کے پیچھے جائز  
 ہے۔

الصلوۃ خلف کل برہ فاجوز من المؤمنین جائزۃ  
 رفقہ اکبر علیہ السلام

پس جو شخص جمعہ و جماعت امام فاجر کے پیچھے چڑھے  
 وہ اکثر علماء کے نزدیک جہنمی ہے

فمن ترک الجمعیۃ فاجماعۃ خلفہ الامام النجاشی  
 فهو مبتدع عند اکثر العلماء (رشتہ فقہ اکبر علیہ السلام)

رسالہ ابتداء فی الاقتداء و صنفہ ملا علی قاری میں

وقرر سائلہ الاھتدای فی الاقتداء ملا علی

ہے عام بزرگ ہمارے اس بات کے قائل ہیں

قاری غیب عامۃ مثلاً فغنا الی الجواز اذا

کہ خلف کے پیچھے نماز جائز ہے بشرطیکہ سائل

کان یحتاج فی موضع الخلاف والا فلا

اختلافیہ کی رعایت کرے ورنہ نہیں عرض اس

والمعنی انہ یجوز فی المراسی بلا کراہۃ

سے یہ ہے کہ اگر سائل اختلافیہ میں رعایت کرتا

وفی خیر معھا ثم المواضع المهمۃ

ہے تو بلا کراہت جائز ہے اور اگر نہیں کرتا تو

للمراعاة ان یتوصلن الفصلۃ النجاشی

بالکراہت جائز ہے پھر رعایت کے لائق یا سوائے

والقی بالمراعات ویخوذ ان لا فیما ہو

ہیں کہ فضہ اور سینگلی اور قے اور دیگر وغیرہ سے

سنتہ عند مکروہ عندنا کوفہ الیدنی

وضو کرے نہ اس میں کہ جو اس کے نزدیک

فی انتقاد لا وہو جہرا بالبسملة واخفا تھا

سنت ہو اور ہمارے نزدیک مکروہ ہے مثل رفع

فہذا و امثالہ لا یمکن فیہ الخروج عن

بیدین کے رکوع جانے اور اٹھنے کو اور ہم

عہدۃ الخلاف فکلامہ یتبع مذہبہ

اسے کو ظاہر اور پوشیدہ پڑھنے کے کیونکہ

ولا یمنع مشربہ وفی حاشیۃ الانشاء

پرسائل اور نظائر ان کے لیے ہیں کہ ان

الشیخ الہدی اللہ فی حاشیۃ خا طری

کے اختلاف سے نکلنا تو ممکن نہیں ہے پس ہر

لقول بعد الکراہۃ اذ لا یجوز فیہ

یَعُوْزُ الصَّلٰوةُ خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَّ فَاجِرٍ اَوْ اَهْلٍ مِّنْ اٰلِ  
عَلِیٍّ صَلَّوْا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَّ فَاجِرٍ وَّ یَا کَانَ  
عَلَمًا اَلَا اَمَرْنَا النَّاسَ بِصَلٰتٍ خَلْفَ الْاَقْدَمِ  
وَاَهْلِ الْاَوْسَطِ وَنَهٰی عَنْ صَلٰتٍ خَلْفَ الْاٰخِرِ  
خِلَافًا لِلشَّیْعَةِ فَاَنَّهُمْ قَدْ اَشْرَطُوا الْعَهْدَ  
فِی الْاِیْمَانِ اَصْحَابُ الْکُتُبِ لَمْ یُؤْذَرْ  
خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَّ فَاجِرٍ اَوْ اَهْلٍ مِّنْ اٰلِ اِمَامٍ سَلَامٍ

هذه المسائل المذكورة وغيرها  
 لم يفسد احد من السلف الله لا يصلي  
 بعضهم خلف بعض ومن انكر ذلك فهو  
 مبتدع ضال مخالف للكتاب السنة  
 واجماع سلف الامة وانكها وقد كان  
 في الصحابة والتابعين ومن بعدهم  
 من يقرأ بسمللة ومنهم من لا يقرأها  
 ومنهم من يجهلها ومنهم من لا  
 يجسمها قوله رسول الله صلى الله عليه وسلم

پڑھتے تھے اور گزشتہ امت سے کسی نے نہیں  
 فرمایا کہ سلمان ایک دوسرے کے پیچھے نماز نہ  
 پڑھیں اور جو شخص ایک دوسرے کے پیچھے  
 نماز پڑھنے سے انکار کرتا ہے وہ بدعتی ہے  
 گمراہ ہے قرآن شریف اور حدیث اور اجماع  
 گزشتہ امت محمدیہ اور ائمہ امت کو مخالف  
 ہے اور صحابہ کرام اور تابعین اور ان کے تابعین  
 اور ان کے پیچھے گئے لوگوں سے بعض ابلے  
 تھے کہ بسم اللہ پڑھتے تھے اور بعض ایسے تھے کہ

نہیں پڑھتے تھے۔ اور بعض یاد از پڑھتے تھے۔ اور بعض خفیہ پڑھتے تھے۔

فتی الذخيرة رفع اليدين لا يقصد  
 منصوص عليه في باب صلوة العید  
 من الخ مع ومشي عليه في الخلاصة و  
 هو اولى بالاعتبار انتهى وفي البرزانية  
 دفع اليدين في المختار لا يفسد لان  
 مفسد ها لم يعرف قرينة فيها انتهى  
 وفي السراجية دفع اليدين لا يفسد و  
 هو المختار انتهى وفي مقدمة دفع اليدين  
 في الصلوة لمحمد بن احمد بن مسعود  
 القنوي القول بعدم جواز اقتدار الخفة  
 بالشافعي ليس من هيا ابي حنيفة وانما هو

فتاویٰ ذخیرہ میں لکھا ہے رفع یدین کا کرنا نماز کا  
 مفسد نہیں یہ مسئلہ جامع کی نماز عیدین میں لکھا  
 گیا ہے اور صاحب خلاصہ نے بھی یہی اختیار  
 کیا ہے اور اعتبار کے لائق بھی یہی بات ہے  
 اور فتاویٰ بزازیہ میں بھی ہے کہ مختاریہ ہے کہ  
 رفع یدین کرنا نماز کا مفسد نہیں کیونکہ مفسد نماز  
 میں قربت نہیں اور یہی مختار ہے اور مقدمہ رفع  
 یدین فی الصلوة مولفہ محمود بن احمد بن مسعود قنوی  
 میں ہے حنفی کا شافعی کے پیچھے نماز نہ  
 پڑھنا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب نہیں  
 صرف یہی بات ہے اسکو بعض متاخرین نے ذکر

مفسد آخر بحث کو مصنف نے ان  
نظموں پر ختم کیا ہے والذی یبیل  
الیہ القلوب عدم کراہتہ الاقدا  
بالخالف مالم یکن غیر مراد فی  
الفرانض لان کتبہا من الصحابة و  
التابعین کانوا ائمہ یجتہدین و  
هم یصلون خلف امام واحد مع  
تباين مذہبہم و انہ لو انتظر امام  
مذہبہ بعید عن الموقوف لم یکن  
اعراضا عن الجماعۃ للعلم بانہ  
یرید جماعۃ اکمل من ہذہ الجماعۃ  
الکواہتۃ تعدد الجماعۃ فی مسجد  
واحد فقد ذکرنا الکلام علیہا  
اول الباب فی اللہ اعلمہ رد المحتار علی  
الرد المحتار المشتہر بالتامی ۳  
چکے ہیں یعنی پہلے باب میں مصنف نے بحالت  
مکروہ ہونا ثابت کیا ہے ۔

ایک اپنی مذاہب کی پیروی کرے اور اس کو روکا نہ جاوے  
اور حاشیہ اشباہ مصنف خیر علی میں ہے اور وہ چیز جو  
میرادل اسکی طرف مائل ہے یہ ہو کہ اگر اس سے نماز کا  
کوئی مسئلہ ثابت نہ ہو اسکے پیچھے بلا کر اہت نماز  
جائز ہے آخر مصنف فرماتا ہے کہ وہ چیز جو بدل  
قبول کرتا ہے یہ ہو کہ جو شخص فرض نماز کی حاجت  
کرنی والا ہو اسکے پیچھے بلا کر اہت نماز جائز ہے  
کیونکہ اکثر صحابہ اور تابعین اور ائمہ مجتہدین باوجود  
مختلف مذاہب ہونے کے ایک امام کے پیچھے  
نماز پڑھتے تھے اور اگر مقتدی اپنے مذاہب  
کے امام کی جو صفوں سے دور ہے اس خیال  
سے اتر پڑی کرے کہ اسکے پیچھے نماز سابق  
سے اچھی ہوگی تو یہ شخص پہلی جماعت کا منکر نہ  
سمجھا جائیگا لیکن ایک مسجد میں کئی جماعتوں  
کے مکروہ ہونے میں ہم پہلے باب میں کلام کر  
چکے ہیں یعنی پہلے باب میں مصنف نے بحالت  
مکروہ ہونا ثابت کیا ہے ۔

ماز مسلمانوں کی ایک دوسرے کے پیچھے جائز ہے  
چنانچہ صحابہ کرام اور تابعین اور ان کے بعد کے  
لوگ ائمہ اربعہ سے باوجود یا سبھی اختلاف مسائل  
مذکورہ اور غیر مذکورہ میں نماز ایک دوسرے کے پیچھے

یحوز علیہ المسلمین بعضهم خلف  
بعض کما کان الصحابۃ و التابعون و  
من بعدہم من الائمۃ الاربعة یصلے  
بعضہم خلف بعض مع تنازعہم فی



فما تحب متابعه قيل يقعد تحقيقا  
للمخالفة لان الساكت شريك للداعي  
والادول اظهرت المسئلة على جواز  
الاقتدار بالتفعوية وعلى المتابعة  
في قرأة القنوت في الوتر هذا به ۵۹

اور ابو حنیفہ اور محمد کی دلیل یہ ہے کہ قنوت منو  
ہے اور اس میں امام کی تابعداری واجب نہیں  
ہے اور بعض نے کہا کما لفت ثابت کرے  
بیٹھ جاوے کیونکہ ساکت داعی کا شریک ہو  
اور پہلی بات اظہر ہے اس مسئلہ کی اس بات

پر دلالت ہو کہ شافعی کے پیچھے اقتدار جائز ہے اور ورتوں کی قنوت میں بھی اقتدار  
کرنی جائز ہو انہی عبارات پر عمل کرنے اور فائدہ منانے کے لیے علی احنفیہ اور اہل حدیث دہلی و لاہور  
وغیرہ نے فتویٰ دیا ہے کہ ہر ایک فریق ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھے اور فائدہ سوازاں

## نقل معاہدہ علماء اہل حدیث وفقہ مدخولہ عدالت کشنری دہلی

الحمد لله رب العالمين والصلاة على رسول محمد وآله وصحبه اجمعين اما بعد چونکہ دہلی دو دیگر صا  
میں اکثر نا فہم لوگوں نے مسائل فروعیہ میں تنازعات بے معنی برپا کر کے طرح طرح کے  
اشتہار و رسائل منتشر کیے ہیں بارہا اشتہار اور رسائل ہماری نظر سے گذرے ہر چند بطور  
خود اسکے انتظام و امتناع چاہا مگر نادان لوگ باز نہ آئے اور خفیہ امور پر لویت  
بعد اوت پہنچائی ہر ایک فریق اپنے مخالف فریق کو گمراہ اور خارج از اہل سنت و الجماعت  
تقریباً اور تحریراً کہنے لگا اور باہم فساد و عناد پڑتا گیا اور یہاں کے فساد و سواد  
بلو و مضبات میں بھی نزاع و فکر ار میں المسلمین واقع ہوئی اور لویت بظہاری پہنچی  
حالانکہ یہ اختلاف سلف صالح سے چلا آیا ہے اور صحابہ کرام اور مجتہدین عظام میں فروعی مسائل  
میں اختلاف رہا ہے لیکن باوجود اختلاف کے ان حضرات میں بغض و عناد و فساد نہ تھا  
ایک دوسرے کو خارج از اہل سنت و الجماعت نہ سمجھتا تھا اور آپس میں محبت و اتحاد و تعاون  
آج کل لوگ انہیں فروعی مسائل کے مختلف کے سبب اتفاقی حرمتموں میں مبتلا ہو رہے

قول شاذ ذکر بعض المناخرین علی  
روایۃ مکحول تفرد بھذا الروایۃ  
ولم یروھا احد غیرہ فی ما نعلم ولم  
یکن مشہوراً فی روایۃ فی المذہب  
ولم نجد لہ قولاً ولا اختیافاً فی  
احد من المشائخ علی صحۃ هذا الروایۃ  
درجاً نہایتاً نزل منزلة المجهول  
من الروایۃ ومن یکن بھذا المثابۃ  
لا یجوز العمل بروایۃ ومعلوم  
ان الحکول لم یکن من اهل القنوت  
المعدۃ ولم تلتئم رواۃ فی السلف  
لیقر علیھا فلا یمکن العمل بروایۃ بل  
لا یجوز حتی قال الاصولیون من اصحابنا  
ان رواۃ مثل هذا المجهول فی زماننا  
لا یعمل بها۔ الفوائد الہبۃ فی تاریم الحنفیۃ  
مصنفہ مولیٰ عبدالحی الکنفی  
فان قنوت الامام فی صلوۃ العجید  
لیکت من خلفہ عند ابی حنیفۃ و  
تخلیہ وقال ابو یوسف یتبعہ لانہ یتبع  
لامام القنوت یختل فیہ ولیہما انہ  
منسوخ ولا متابۃ فیہ ثم قبل یقذف قائماً

کیا ہے سوانہوں نے ہی مکحول نفی کی تفسیر کیا  
ہے اور ہماری دہشت میں مکحول کے سوا یہ بات  
اور کسی نے نہیں کہی اور نہ وہ مذہب کی روایت  
میں شہرت تا اور نہ ہم اسکا کوئی قول اور اختیار  
پستہ میں اور نہ اپنے مشائخوں سے کسی کو پتا  
ہیں کہ کسی نے اسکی روایت کو صحیح کہا ہو پس  
روایت کی لحاظ سے وہ مجہول ہے اور جو شخص  
اس مرتبہ کا ہو اس کی روایت پر عمل کرنا جائز  
نہیں اور یہ بات ہی ظاہر ہے کہ مکحول عدالت  
کے زمانوں سے نہ تھا اور نہ سلف میں اس  
کی روایت مشہور تھی تاکہ اس پر ہمارا کیا  
جائے پس اس کی روایت پر عمل واجب  
بلکہ جائز ہی نہیں بیائیک کہ ہمارے مذہب  
کے اہل اصول نے فرمایا ہے کہ ہمارے  
زمانے میں ایسے مجہول کی روایت عمل  
کے لائق نہیں

پس اگر امام فخر کی نماز میں قنوت پڑھے امام  
ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک مقتدی چپکا  
کھڑا ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک یہ ہے  
کہ مقتدی ہی پڑھے کیونکہ وہ اپنے امام کا  
پیرو ہے اور قنوت اجتہادی مسئلہ ہے



میں کیونکہ خدا اور کینہ وغیرت اور عداوت اور فساد بالاتفاق حرام ہیں جن مسائل مختلف فیہ میں اختلاف ہے وہ یہ ہیں۔ نجاست آب آئین بالجہر فی الصلوٰۃ رفیعیدین فی الصلوٰۃ۔ رفع سبابة دیگر مسائل اختلاف فیہ بعض نے انکو حرام سمجھا اور بعض نے مثل ہو کدہ۔ غرض کہ جادو اعتدال سے گزر گئے ایک فریق دوسرے فریق کے افعال نمازیں طعن اور توہین سے پیش نہ آوے اور نماز ایک فریق کی دوسرے کے پیچھے بہر طرعا یت عدم مفسدات جائز ہے پس جو شخص کرے اسکو منع نہ کیا جاوے اور اسکے پیچھے بلاشبہ نماز پڑھنی چاہیے اور جو نہ کرے اس پر اعتراض نہ ہو اور فاعل افعال مذکورہ اسکے پیچھے نماز پڑھتا ہے اور آپس میں محبت و اتحاد رکھیں کوئی کسی کو برا اور بد مذہب نہ جانے مساجد میں کسی فریق کا کوئی فریق فریقین سے مانع و مزاحم نہ ہو جیسا کہ طریقہ سلف کا تھا اور عمل درآمد متقدمین کا رہا ہے عامل بالحدیث اپنے طور پر عمل کرے اور عامل بالفقہ اپنے طور پر ہر ایک مسجد میں ہر ایک اپنی عمل بجالانیکا مجاز اور مختار ہے پس ہم سب اس بات کو اشتہار دیتے ہیں کہ ہر داعظ اپنی وعظ میں دلائل تکراری و مسائل اجتہادی وغیرہ بیان نہ فرمائیں البتہ وقت ندریس حدیث مشرف اسکے دلائل اور کتب فقہ کی ندریس کے وقت اس کے دلائل بیان کیے جائیں اور طعن و تشنیع نہ کیا جائے علی ہذا القیاس ہر موقعہ تحریر پر سوائے دلائل کتب کوئی بات خلاف تہذیب نہ کہی جاوے اور اب جو شخص کوئی اشتہار یا کتاب یا بیوہ مصنون کی شائع کرے گا جس میں مذہب ائمہ اربعہ یا محدثین علیہم الرضوان کی توہین شرعی ہو اسکی مذہب کی حکام والاشان کو استہزاء کی جائے۔ غرض کہ جو آفات و فساد اشتہارات و رسائل اور تکرار امانت و اقتدار سے ہوئے ہیں انکا انہاد بخوبی ہونا چاہیے کہ آئندہ ایسے تنازعات پیدا نہ ہوں اور مسلمانوں کو قلب و کینہ و عداوت بالکل جانا رہے اور جس شخص کو کسی مسئلہ کا درپٹ کرنا منظور ہو اسکو اختیار ہو کہ خلاف وقت و وعظ جس مولوی صاحب کے اسکو عقیدت ہو ورنہ کرے اور یہ بھی اختیار ہو کہ کسی دوسرے مولوی صاحب کے ہی دریافت کر لیکن بنا نزعت و مکرار

اور ایسا ہی ترکِ رفیعین کا ابنِ مسعودؓ ثابت ہے اور صحیح سندوں سے ہے جو حجت کو لایق ہیں پس اس وقت ہم اختیار کرتے ہیں کہ رفیعین کرنا سنتِ موکدہ نہیں کہ اسکے تارک کو ملامت کی جائے لیکن ثبوتِ رفیعین کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اکثر اور قوی دلیل ہے ہے لیکن رفیعین کی منسوخیت کا دعویٰ کرنا جیسے طحاوی

الرفع ليس سنة مؤكدة يلام تاركها الا ان ثبوته عن النبي صلى الله عليه وآله واذا ذكره نسخ كما صد عن الطحاوي ومترجم حسن الظن بالصحة التاركين وابن الهمام والعيني وغيرهم من اصحابنا فليست يبرهن عليها بما ليشفي العليل ويروي العليل حاشية موطا امام محمد مضمومة وعبد الجبار

نے اپنے مذہب والوں کی حسن ظنی پر فریفتہ ہو کر کیا ہے کہ وہ عدمِ رفع کے قائل ہیں اور جیسو ابن ہمام اور عینی نے اور انکے سوا اور ہمارے مذہب والوں نے رفیعین کے منسوخ ہونیکا دعویٰ کیا ہو اس پر کوئی ایسی دلیل قائم نہیں کیگی جو بیمار کو شفا بخشنے اور پیاس کی پیاس کو دور کر کے

اور حاصل یہ کہ اس مسئلہ میں روایات اور حدیثیں متعارض ہیں بس ضرور ہے کہ دونوں طرح کی روایات میں تطبیق کی جاوے اور ہر دو امر سنت ہیں اور یہ امر ظاہر ہے یا دونوں وجہ سے ایک جانب کو ترجیح دی جاوے

والحاصل ان الآثار والاحادیث متعارضة فلا بد من الجمع بينهما بان يقال بسينته كلاهما من كما قال بعضهم وهو ظاهر اود ترجح احدا لثابتين (شرح مسند امام اعظم مصنفه ملا علی قاری حنفی)

دونوں طرف سے روایات کو نقل کر کے فرماتے ہیں بجز اس بات کے کہ دونوں طرح کے فعل کو سنت کہا جائے کوئی چارہ نہیں

پس چارہ نیست از قول بسنیت بہر دو فعل در شرح سفر السعادت مؤلفہ شیخ عبدالحق حنفی

عبارتیں کرتے حنفیہ کی جن سے امین بالجہر کہنا ثابت ہے فتاویٰ اور بعض روایات برفع بھا صوتہ آئندہ و بعض روایات میں برفع بھا صوتہ آیا ہو یعنی اس میں کبر است درجہ دوم بعض روایات برفع امین باوا فرماتے اور یہ روایت امین باوا

دستخط محمد عبدالرشید  
دستخط ابوالنعم محمد عبدالکبیر  
دستخط محمد سلیم الدبیکو  
دستخط سید محمد اسماعیل  
دستخط قادیان خانی  
دستخط محمد عبدالحمید  
دستخط محمد عبدالرشید  
دستخط محمد عبدالرشید  
دستخط محمد عبدالرشید  
دستخط محمد عبدالرشید  
دستخط محمد عبدالرشید

تصدیق دستخط جناب سید خیر جی گارڈن نیگ صاحب بہادر کشتہ دہلی دہم اقبالہ مقصد ۱۶ جنوری ۱۳۴۶ء

Signed and attested in my presence

and approved by all (s. d.) by H. Young

بلکہ ایک طرح سے تو نمازیں رفعیدین کرنا اور آمین بالجہر کہنی حنفی مذہب کا بھی مسئلہ ہے اور حنفی مذہب کو  
الضافا اسپر عمل کرنا لائق ہے کیونکہ بعض معتبر محقق علماء حنفیہ نے اپنی کتب میں تحریر فرمایا ہے کہ رفع  
یدین اور آمین بالجہر کی احادیث صحیح اور معمول بہا ہیں اور نیز فرمایا ہے کہ صحیح حدیث پر عمل  
کرنے سے مذہب کو بھی خارج نہیں ہوتا چنانچہ کتب فقہ سے یہ بات واضح ہے اس کا نمونہ یہ کیا  
ہی ذکر کیا جاتا ہے

عبارتیں کتب حنفیہ کی جسے نمازیں رفعیدین کرنا ثابت ہے

کان رسول لله صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلوة  
رفع يديه حتى لا يمسكبه واذا كبر لركوعه رفع  
يديه ووطأ امامه محمداً والقدرة المتحقق  
في هذا الباب هو ثبوت الرفع وتركه كلهما  
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم الا ان رواة الرفع  
من الصحابة جم غفيرة ورواة الترك جماعة  
قليلة منهم عدم صحة الطرق عن ابن  
مسعود وكذلك ثبت الترك عن ابن مسعود  
والصحيح انما يندرج تحتها بما فاذا اختار ان

انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو دونوں  
کا ہندو تک دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع کو  
جاتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع سے  
سر اٹھاتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے قدر متحقق  
اس مسئلہ میں یہ ہے کہ رفع یدین اور عدم رفع  
یدین ہر دو امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں مگر  
صحابہ کرام سے راوی رفعیدین کے بڑی جماعت  
ہے اور عدم رفع کے راوی چوٹی جماعت ہے  
محمدا بن خیر طریقی ابن مسعود کے کل طریق ضعیف ہیں

مجہد اور طباق ایک جماعت ائمہ مجتہدین و محدثین کے کیا بارنا حرام ہے ماریو الا قابل مواخذہ  
ہے (مجموعۃ الفتاویٰ ص ۳۱۱)

**بہائیت کی حنفیہ کی تقلید شخصی اور معین مذہب کا لازم پکڑنا ثابت نہیں**

ظہر هذا ما قال له العلامة الميرزاى اول  
مر على الاشياء عن شرح الهداية لابن نجمة  
فدا حرم الحديث وكان على خلاف المذهب  
ل بالحديث ويكون ذلك مذهب لا يخرج  
لله عن كونه حنفيا بالعل به وقد صح عنه  
قال اذا حرم الحديث فهو مذہبى وقد حكي  
ل ابن عبد البر عن ابى حنيفة وغیره من  
ثمة ونقله ايضا الامام الشعراوى عن  
ثمة الاربعة (شامى جلد اول ص ۳۱۱)

ایسا ہی فرمایا ہے علامہ میرزاى نے شاہ کی شرح میں  
کی شرح مصنف ابن شحنة سے اور تصریح کی ہے کہ  
جب حدیث صحیح ملجاوے اور وہ مذہب کے مخالف  
ہو تو اس وقت حدیث پر عمل کرنا چاہئے اور یہ اس  
کا مذہب ہو جاتا ہے اور اس کا مقلد حنفی ہونے  
سے خارج نہیں ہوتا کیونکہ امام سے صحیح ہوا ہے  
کہ فرمایا جب حدیث صحیح ملجاوے وہی میرزاى مذہب ہے  
اور تحقیق نقل کیا ہے اس قول کو ابن عبد البر نے  
ابو حنیفہ سے اور دیگر ائمہ سے اور نیز نقل کیا ہے ہر

ل کو امام شعرانی نے ائمہ اربعہ سے

یا علامہ عبد العلی بحر العلوم حنفی نے شرح مسلم الثبوت میں لایجب الاستمرار وبعده الانتقال وهذا  
الحق الذى ينبغي ان يؤمن ويعتقده اور کہا علامہ ابن ہام حنفی نے تحریر میں لوالا التزام مذہبا معینا  
حنيفة والشافعي فقبل يلزمه قيل لا وهو الا حرم الكون علامه ثرينا لى حنفى نے عقد الفريدين لبس  
الالتزام مذہب معين اور یہی مختار ہے علامہ محمد عبد العظيم حنفی مفتی مکہ وشاہ ولی امر صاحب  
ہ عبد العزيز صاحب امر حرم وسيد بادشاه وقاضى ابو عاصم کا مجموعۃ الفتاویٰ صفحہ ۳۱۱

ازیر آیت معلوم شد کہ بعد از وضع دلائل و مطوح براہین تقلید باطل است زیرا کہ اتباع ہوئی بعد  
مجموع علم است (تفسیر عزیزی جلد اول صفحہ ۱۴۳۰)

کہنے کی تصریح ہے اور بعض روایتوں میں یرتجا  
 المسجد آیا ہے یعنی آمین ایسی پکار کر کہتے کہ  
 گونج جاتی اور بعض روایات میں ہر کہ اول نصف  
 کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمین کا  
 آواز سنتے اس لیے بعض نے آمین بالجہر اور  
 حنفیہ کی احادیث میں اس طور سے تطبیق  
 دی ہے کہ خفیہ سے یا آواز نرم کنا اور جہر سے  
 یا آواز بلند مراد ہے کیونکہ اس سے آواز میں  
 گونج پیدا ہو جاتی ہے چنانچہ یہ امر مشاہدہ میں آچکا ہے اور اس امر کو ہر فعل پر حمل کرنا جائز  
 ہے لینے کا ہے چنیں گاہے چناں کبھی فرماتے کبھی آہستہ ۔

بسم اللہ آمین و بعض آنکد وصف اول نزدیک  
 بوسے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بودی شنید  
 از نیجا تطبیق کردہ اند میان حدیثین خفص و جہر  
 با آنکہ مراد خفص عدم قوع عفت است و جہر و  
 صورت زیر آگاہ اس موجب ارتجاج صوت است  
 چنانکہ مشاہدہ کردہ میشود و ظاہر عمل بر فعل  
 ہر دو صورت است تارۃ فترۃ (شرح سفر  
 السعد مولفہ شیخ عبدالحق حنفی دہلوی ص ۵۴)

اور اگر اس میں کچھ مشورت ہو تو میں دونوں طرح  
 کی روایتوں میں اس طرح موافقت کرتا ہوں  
 کہ خفیہ آمین نرم آواز سے اور بالجہر اچھے آواز  
 سے کنا مراد ہے اور انہیں پر حدیث و دلائل  
 کرتی ہے جو ابن ماجہ میں مذکور ہے کہ جب  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیر المغضوب  
 علیہم ولا الضالین پڑھتے آمین کہتے کہ  
 پہلی صف کو لوگ سن لیتے پس آمین کی آواز و  
 سے مسجد گونج جاتی اور گونج آواز کی ہر وقت

ولو کان لی فی ہذا الشیء لرغبت بان رواۃ  
 الخفص یراد بہا عدم القوع الخیف و رواۃ  
 الجہر بمعنی قولہا فی ذبرا الصق و ذیلہ بدیل  
 علی ہذا ما فی ابن ماجہ کان علیہ الصلوۃ  
 والسلام اذا تلی غیر المغضوب علیہم ولا الضالین  
 قال امیر حمز بن یحییٰ مرصف الاول فیرتج  
 بہا المسجد وارتجاجہ اذا قیل فی الیم  
 فالہ الذی یصل عندہ وی کما ینا ہذا  
 المساجد (فتح القدیر نہر ہدای جلد اول ص ۱۳۱)

موتی ہے جب گنبد جیسی جگہ میں آواز ہو کیونکہ اس سے گونج پیدا ہوتی ہے جیسا  
 مسجدوں میں مشاہدہ کیا جاتا ہے آمین بالجہر کہنے والے کو کہ جس نے ایک فعل موافق تھا





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 سلسلہ کتب اسلام  
 2095

مصنف فاضل جل عالم نے بدل مولانا مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم و متوفی

اسلام کی ساتویں کتاب اس کتاب میں نماز روزہ کو  
 کے متعلق اتریں قدر میں سب سائل درج کیے گئے ہیں جو ۱۱ باب  
 میں بیان ہوئے ہیں قیمت  
 اسلام کی آٹھویں کتاب اس کتاب میں حج نکاح -  
 جہاد بیع شریکے کے مسائل وطعام لباس - صفائے - حدود  
 برادری کی تشریح کے متعلق ۱۱۸ باب ہیں قیمت  
 اسلام کی نویں کتاب اس میں نیک صحبت زہد اندیشہ کے  
 ذریعہ تقویٰ توکل - صبر و وصیت اور قیامت دیدار الہی  
 بہشت و دوزخ عذاب قبر کے متعلق ایک سو سو زیادہ باب درج  
 ہیں قیمت چھ آنہ چھ پائی  
 اسلام کی دسویں کتاب یہ کتاب زاد قدیم و جدید  
 کی جامع تواریک ہے حضرت آدم سے نیکلاس نامے تک کل  
 ملکوں اور کل ہندوستان کے متعلق تاریخی حالات ۲۱۲ باب  
 درج ہیں اور ایک ایک باب میں کسی کوئی بادشاہوں کا حال ہے  
 قیمت صرف ایک روپیہ  
 اسلام کی گیارہویں کتاب اس میں اسلام کے کل  
 اصول و مفصل ہیں اور مخالفین کے جوابات کے متعلق  
 طول طویل ۶۸ بحثیں درج ہیں چنانچہ ثبوت و جہاد پارتیتا  
 کے متعلق ۱۰۳ دلائل دیے گئے ہیں قیمت ایک روپیہ  
 اسلام کی بارہویں کتاب اس کتاب میں سائل طہارت  
 اوقات نماز کے متعلق ۱۰۶ بحثیں درج ہیں قیمت ایک روپیہ

۱۲ دو مقامات میں علاوہ صفات و مرکبات الفاظ  
 کے قیمت این فقرات درج کیے گئے ہیں قیمت صرف ایک روپیہ  
 اسلام کی سبکی کتاب مع فرہنگ - ذات و صفات باریتہ  
 اور چیزیں جنہوں - فضیلت قیامت وغیرہ کے بیان ہیں -  
 الغرض اسلام کے کل اصول اس کتاب میں درج کیے گئے ہیں  
 قیمت ایک آنہ ایک پیسہ  
 اسلام کی دوسری کتاب مع فرہنگ اس کتاب میں  
 غایر مذہب - طہارت - عیسا کا وغیرہ کے متعلق ۴۸ باب لکھو  
 گئے ہیں قیمت صرف دو آنے  
 اسلام کی تیسری کتاب مع فرہنگ اس کتاب میں حج  
 زکوٰۃ نکاح - طلاق - عدت - وغیرہ کے متعلق ۴۸ باب لکھو  
 گئے ہیں قیمت صرف دو آنے چھ پائی  
 اسلام کی چوتھی کتاب جزیرہ فروخت تجارت -  
 زراعت - مملکت - دھن - نذر قصاص - دین - فرائض  
 وغیرہ کے متعلق ۱۱۱ باب لکھے گئے ہیں قیمت ۳  
 اسلام کی پانچویں کتاب اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم اور خلفائے راشدین و صحابہ کے خطوط اور ان کے کفار کو  
 جنگ و جدل اور فتوحات وغیرہ درج ہیں قیمت ۶  
 اسلام کی چوتھی کتاب اس میں پہلے تو قرآن شریف  
 کی دعائیں ایک جگہ جمع کی گئی ہیں بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے مشیہ روز کے وظائف اور اذکار درج ہیں قیمت ۶

اسلام کی تیرہویں کتاب اس کتاب میں ہی صورت نمازی کے متعلق ۵۵ باب درج ہیں قیمت ۵۵  
 ۵۵

المشتہم احمد الرحمہ و عبد الرحمن رحیم بخش صاحب مرحوم لاہور بازار کتبہ